حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر شراب
نوشی کی روایات کا علمی رد

عمر بن الخطاب

في رد

شرب الخمر والشراب

از قلم

علامہ منیر عباس چشتی

المقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کچھ عرصہ قبل یاری شیعہ نے مولانا غلام مصطفیٰ نوری صاحب سے ایک مناظرہ کیا جس میں شیعہ مناظر نے پہلی ٹرم میں ہی نوری صاحب کے موقف کو تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ نکاح ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایتِ صحیح سے ثابت ہے۔

بس جب کچھ کہنے کو نا تھا تو شیعہ مولوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر شراب نوشی کے الزامات لگائے پر اتر آیا۔

اس سلسلے میں اس نے کئی روایات پیش کی۔ جن کو

ہم آگے اس سے بھی زیادہ روایات کو پیش کر کے ان کا علمی رد کریں گے۔

مگر یاد رہے ان روایات میں جہاں خمر کی بات آئی ہے وہاں سعید بن ذی لعوہ ہے جو کہ متروک ہے۔

اور باقی میں نبیذ کا ذکر ہے جو کے ایک مشروب ہے شراب نہیں۔

نبیذ کیا ہے اسکی تعریف؟

.الانْتِباذُ: طَرْحُ الشَّيْءِ وإِلْقاؤُهُ، والنَّبِيذُ: ماءٌ يُطْرَحُ فيه تَمْرٌ ونَحْوُهُ لِيَحْلُو بِهِ الماءَ

الانْتِباذُ: کسی شے کو پھینکنا اور ڈالنا۔ 'نبیذ' اس پانی کو کہا جاتا ہے جس میں کھجور یا اس طرح کی کوئی اور شے ڈالی جاتی ہے تا کہ وہ میٹھا ہو جائے۔

.التَّمْرِ أو الزَّبِيبِ ونَحْوِهِا في الـماءِ حتّى يَحْلُو وتَذْهَبَ مُلوحَتُهُ

کھجور یا کشمش وغیرہ کو پانی میں ڈالنا تاکہ وہ میٹھا ہو جائے اور اس کی نمکینی جاتی رہے۔

نبیذ کا استعمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ , عَنْ إِسْمَاعِيل بْنِ صَبِيحٍ , عَنْ أَبِي إِسْرَائِيلَ , عَنْ أَبِي عُمَرَ الْبَهْرَانِيِّ , عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ , قَالَ:" كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَالْغَدَ وَالْيَوْمَ الثَّالِثَ , فَإِنْ بَقِيَ مِنْهُ شَيْءٌ أَهْرَاقَهُ , أَوْ أَمَرَ بِهِ فَأُهْرِيقَ".

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ تیار کی جاتی تو آپ اسے اسی دن پیتے، پھر اگلے دن، پھر تیسرے دن، اور اگر اس کے بعد بھی اس میں سے کچھ بچ جاتا تو اسے بہا دیتے یا کسی کو حکم دیتے تو وہ بہا دیتا۔ [سنن ابن ماجہ/كتاب الأشربة/حدیث: 3399]

تخریج الحدیث دارالدعوہ: «صحیح مسلم/الأشربة 9 (2004)، سنن ابی داود/الأشربة 10 (3713)، سنن النسائی/الأشربة 55 (5740)، (تحفة الأشراف: 6548)، وقد أخرجہ: مسند احمد (1/232، 240، 287، 355) (صحیح)

قارئین کرام! نبیذ ایک مشروب ہے جو عرب میں استعمال ہوتی تھی۔

جس کا اوپر ذکر ہوا۔

اس کا جائزہ ہونا نا صرف اہل سنت میں ہے بلکہ شیعہ کتب میں امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ سے نبیذ کا حلال ہونا باسند حسن ثابت ہے۔

مَا رَوَاهُأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ:قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَصَابَ ثَوْبِي نَبِيذٌ أُصَلِّي فِيهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ قَطْرَةٌ مِنْ نَبِيذٍ قَطَرَتْ فِي حُبٍّ أَشْرَبُ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ إِنَّ أَصْلَ النَّبِيذِ حَلَالٌ وَ إِنَّ أَصْلَ الْخَمْرِ حَرَامٌ

(. ملاذ الأخيار في فهم تهذيب الأخبار حديث نمبر 108 الحديث الثامن والمائة: حسن)

تو نبیذ کی روایات پڑھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ و دیگر صحابہ پر شراب کی تہمت لگانا یہ روافض کا پرانا وطیرہ ہے۔

جس کا پردہ ہم چاک کر رہے ہیں۔

منیر عباس چشتی 6 اگست 2025

حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر شراب نوشی کا الزام (روایات کا جائزہ)

روایت: ۱

أخبرنا : عبد الرزاق ، قال : أخبرنا : ابن جريج ، قال : أخبرني : إسماعيل ، أن رجلا عب في شراب نبذ لعمر بن الخطاب بطريق المدينة فسكر فتركه عمر حتى أفاق فحده ، ثم أوجعه عمر بالماء فشرب منه ، قال : ونبذ نافع بن عبد الحارث لعمر بن الخطاب في المزاد وهو عامل مكة فاستأخر عمر حتى عدا الشراب طوره ، ثم عدا فدعا به عمر فوجده شديدا فصنعه في الجفان ، فأوجعه بالماء ، ثم شرب وسقى الناس.

المصنف - كتاب الأشربة - باب : حد في نبيذ الأسقية ح ١٧٠١٥

ایک شخص نے مدینہ کے راستے میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے تیار کردہ نبیذ سے پی کر نشہ کر لیا۔

تو عمرؓ نے اُسے چھوڑ دیا کہ وہ ہوش میں آ گیا، پھر اس پر حد نافذ کی۔ پھر عمرؓ نے پانی ڈالا اور اُسے نرم کیا خود پیا۔

نافع بن عبد الحرث نے مکہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے لیے مشکیزے میں نبیذ تیار کیا، اور عمرؓ نے دیر کی یہاں تک کہ مشروب اپنی حالت سے بدل گیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے بلوایا، جب پایا کہ وہ سخت ہے تو اسے بڑے پیالوں میں ڈالا، پانی ڈالا، پھر پیا اور لوگوں کو بھی پلایا۔

اس روایت کو بیان کرنے والے اسماعیل بن امیہ کے بارے میں امام ابن سعد نے لکھا: ومات سنة أربع وأربعين ومائة **(الطبقات الکبری جلد ۵ صفحہ ۶۹)**

روایت: ۲

حدثنا : أبو بكر ، قال : حدثنا : عبيدة بن حميد ، عن أبي مسكين ، عن هذيل بن شرحبيل ، قال : مر عمر بن الخطاب على ثقيف فاستسقاهم ، فقالوا : أخبئوا نبيذكم ، فسقوه ماء ، فقال : اسقوني من نبيذكم يا معشر ثقيف ، قال : فسقوه ، فأمر الغلام فصب ، ثم أمسك بيده ، ثم قال : يا معشر ثقيف ، انكم تشربون من هذا الشراب الشديد ، فأيكم رابه من شرابه شيء فليكسره بالماء).(المصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 23901

ہذیل بن شرحبیل بیان کرتے ہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قبیلہ ثقیف کے پاس سے گزرے اور ان سے پانی مانگا انہوں نے کہا: "اپنا نبیذ چھپالو"، پھر انہیں پانی پلایا۔

"عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "اے قبیلہ ثقیف! مجھے تمہارا نبیذ پلاؤ۔

چنانچہ انہوں نے نبیذ پلایا۔

: پھر عمر رضی اللہ عنہ نے غلام کو حکم دیا کہ وہ اسے انڈیلے، پھر ہاتھ روک لیا اور کہا

اے قبیلہ ثقیف! تم لوگ سخت مشروب پیتے ہو۔ تم میں سے جسے اپنے مشروب سے کسی چیز کا شبہ ہو، تو وہ اسے " پانی سے ملادے۔

ھذیل نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ زمانہ نہیں پایا۔

روایت:۳

حدثنا : أبو بكر ، قال : حدثنا : ابن مسهر ، عن الشيباني ، عن حسان بن مخارق ، قال : بلغني أن عمر بن الخطاب ساير رجلا في سفر وكان صائما ، فلما أفطر أهوى إلى قربة لعمر معلقة فيها نبيذ قد خضخضها البعير ، فشرب منها فسكر ، فضربه عمر الحد ، فقال له : إنما شربت من قربتك ، فقال له عمر : إنما جلدناك لسكرك. (المصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 28401)

:حسان بن مخارق بیان کرتے ہیں

مجھے خبر پہنچی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے ساتھ سفر کر رہے تھے اور وہ روزے سے تھا۔

جب اُس نے افطار کیا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ کی مشکیزے کی طرف جھکا جس میں نبیذ تھی جسے اونٹ نے ہلار کھا تھا، تو اُس نے اس سے پیا اور نشہ کر لیا۔

عمر رضی اللہ عنہ نے اُس پر حد نافذ کی۔

"!اس نے کہا: "میں نے تو آپ کی ہی مشکیزے سے پیا تھا

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ہم نے تمہیں نشے کی وجہ سے کوڑے مارے ہیں۔

اس کی سند میں حسان بن مخارق مجہول ہے اس کی توثیق نہیں۔

روایت:۴

.قال : روينا فيه ، عن عمر ، أنه شرب فضل شراب رجل حده - 17336

روایت کیاکہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کا باقی بچاہوا مشروب پیا جس پر انہوں نے حد جاری کی تھی۔

قال أحمد : وهذا الحديث رواه الأعمش تارة ، عن أبي إسحاق ، عن عامر الشعبي ، - 17338 عن سعيد بن ذي لعوة ، وتارة ، عن أبي إسحاق ، عن سعيد بن ذي حدان ، وابن ذي لعوة : أن رجلا أتى سطيحة لعمر فشرب منها فسكر ، فأتي به عمر فاعتذر إليه ، وقال : إنما شربت من .سطيحتك ، فقال عمر : إنما أضربك على السكر ، فضربه عمر

امام احمد کہتے ہیں: یہ حدیث اَعمش نے کبھی ابو اسحاق سے، اور ابو اسحاق نے عامر الشعبی سے، اور انہوں نے سعید بن ذی لعوۃ سے روایت کی۔(البيهقي - معرفة السنن والآثار - كتاب الأشربة - كتاب الاشربة والحد فيها)

اس کو بیان کرنے والے دو میں سے راویوں میں سے پہلا سعید بن ذی حدان اس کے بارے میں امام دار قطنی نے لکھا: سعيد بن ذي حدان لم يدرك عليا(العلل،۳۔ ۲۲۷ ،دار طيبة – الرياض، ۱۴۰۵ھ)

دوسرے راوی سعید بن ذی لعوۃ کی توثیق امام عجلی نے کی مگر اس کو امام بخاری، امام یحیی بن معین، جوزجانی، امام ابن شاہین، بوذرعہ، امام ابن جوزی، امام ابن حجر نے ضعیف شمار کیا۔ ابو اسحاق مدلس ہے۔

ولم يذكر أبو إسحاق فيه سماعا(الناسخ والمنسوخ – النحاس،۱۲۸ ،مكتبة الفلاح – الكويت۱۴۰۸ھ)

روایت:۵

وأخبرنا : أبو الحسين بن الفضل القطان ، ببغداد ، أنبأ : عبد الله بن جعفر ، ثنا : - 17449 يعقوب بن سفيان ، ثنا : أبو اليمان ، أخبرني : شعيب ، قال : وحدثنا : الحجاج ، ثنا : جدي ، جميعا ، عن الزهري ، أخبرني : معاذ بن عبد الرحمن التيمي ، أن أباه عبد الرحمن بن عثمان ، قال : صاحبت عمر بن الخطاب (ر) إلى مكة ، فأهدى له ركب من ثقيف سطيحتين من نبيذ ، والسطيحة فوق الاداوة ودون المزادة ، قال عبد الرحمن بن عثمان : فشرب عمر بن الخطاب (ر) احداهما قال حجاج : طيبة ، ثم أهدي له لبن فعدله عن شرب الأخرى حتى اشتد ما فيها ، فذهب عمر بن الخطاب (ر) ليشرب منها فوجده قد اشتد ، فقال : اكسروه بالماء فإنما كان اشتداده ، والله أعلم ، بالحموضة أو بالحلاوة ، فقد روي ، عن نافع مولى ابن عمر : إن عمر بن الخطاب (ر) ، قال ليرفأ : اذهب إلى اخواننا فالتمس لنا عندهم شرابا ، فأتاهم ، فقالوا : ما عندنا الا هذه الاداوة وقد تغيرت ، فدعا بها عمر (ر) فذاقها ، فقبض وجهه ، ثم دعا بماء فصب عليه ، ثم شرب ، قال نافع : والله ما قبض وجهه الا أنها تخللت.

:عبدالرحمٰن بن عثمان بیان کرتے ہیں

میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ گیا۔ قبیلہ ثقیف کے لوگوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے لیے نبیذ کی دو مشکیزے ہدیہ کیں۔

"!عبدالرحمٰن بن عثمان کہتے ہیں: عمر رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک سے پیا اور کہا: "یہ اچھی ہے

پھر اُنہیں دودھ ہدیہ کیا گیا تو انہوں نے دوسری مشکیزہ نہ پی یہاں تک کہ وہ سخت (ذائقہ بدل گیا) ہو گئی۔

پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے پینے کا ارادہ کیا مگر پایا کہ وہ سخت ہو گئی ہے، تو فرمایا: "اسے پانی سے ملا دو۔ کیونکہ "غالباً اس کی سختی کھٹاس یا مٹھاس کی وجہ سے ہے۔

: نافع مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہمار سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے لیرِفا سے کہا

"ہمارے بھائیوں کے پاس جاؤ اور ہمارے لیے پینے کا کچھ انتظام کرو۔"

"وہ گئے تو انہوں نے کہا: "ہمارے پاس صرف یہ مشکیزہ ہے جو بدل چکا ہے۔

عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے منگوایا، ذائقہ چکھا، چہرہ سکیڑا، پھر پانی منگوایا، ڈالا اور پیا۔

نافع کہتے ہیں: "اللہ کی قسم! انہوں نے چہرہ صرف اس لیے سکیڑا کہ وہ سرکہ بن چکا تھا۔

(سنن الکبری للبیہقی حدیث نمبر 17449)

اس میں خمر کی بات نہیں نبیذ کی ہے جو کہ جائز ہے اوپر ذکر ہو چکا۔

روایت:٦

ما حدثنا : فهد ، قال : ثنا : عمر بن حفص ، قال : ثنا : أبي ، قال : ثنا : الأعمش ، قال : حدثني : إبراهيم ، عن همام بن الحارث ، عن عمر : إنه كان في سفر ، فأتي بنبيذ ، فشرب منه فقطب ، ثم قال : إن نبيذ الطائف له غرام ، فذكر شدة لا أحفظها ، ثم دعا بماء فصب عليه ، ثم

شرب(شرح معاني الآثار حديث نمبر6459.

: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سفر میں تھے۔انہیں نبیذ پیش کیا گیا، تو انہوں نے اس سے پیا اور چہرہ سکیڑ لیا، پھر کہا

یقیناً طائف کا نبیذ بہت سخت (تیز) ہوتا ہے! " پھر انہوں نے اس کی شدت کا ذکر کیا جو میں یاد نہیں رکھ سکا۔ پھر "

پانی منگوایا اور اس پر ڈالا اور پھر پیا۔

اس سند میں ابراہیم نخعی مدلس ہے۔(المدلسین،ابن العراقی، ص ۳۴، معرفۃ علوم الحدیث للحاکم ص ۱۰۸)

روایت:۷

حدثنا : روح ، قال : ثنا : عمرو ، قال : ثنا زهير ، قال : قال أبو إسحاق ، عن عامر ، عن سعيد بن ذي لعوة ، قال : أتي عمر برجل سكران ، فجلده ، فقال : إنما شربت من شرابك ، فقال : وإن كان (شرح معاني الآثار حديث نمبر 6462).

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نشے میں شخص لایا گیا تو انہوں نے اس پر حد نافذ کی۔

اس نے کہا: "میں نے تو آپ کے ہی مشروب سے پیا تھا!"

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "چاہے ایسا ہی ہو۔

اس روایت پر کلام گزر چکا۔

روایت:۸

حدثنا : فهد ، قال : ثنا : عمرو بن جعفر ، قال : ثنا : أبي ، عن الأعمش ، قال : حدثني : أبو إسحاق ، عن سعيد بن ذي حدان ، أو ابن ذي لعوة ، قال : جاء رجل قد ظمئ إلى خازن عمر ، فاستسقاه فلم يسقه ، فأتي بسطيحة لعمر ، فشرب منها فسكر فأتي به عمر فاعتذر إليه ، وقال : إنما شربت من سطيحتك ، فقال عمر : إنما أضربك على السكر فضربه عمر.

(شرح معاني الآثار حديث نمبر 6463)

ایک شخص پیاسا ہو کر عمر رضی اللہ عنہ کے خزانچی کے پاس گیا اور اُس سے پانی مانگا لیکن اس نے نہ دیا۔ پھر وہ عمر رضی اللہ عنہ کی مشکیزے پر آیا اور اس سے پیا تو نشے میں ہو گیا۔

پھر اُسے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا۔ اس نے عذر پیش کیا:

"میں نے تو آپ ہی کی مشکیزے سے پیا تھا!"

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ہم نے تمہیں نشے کی وجہ سے سزا دی ہے۔"

پھر عمرؓ نے اسے کوڑے لگائے

اس روایت پر کلام گزر چکا۔

روایت:۹

حدثنا : ابن أبي داود ، قال : ثنا : أبو صالح ، قال : حدثني : الليث ، قال : ثنا : عقيل ، عن ابن شهاب ، أنه قال : أخبرني : معاذ بن عبد الرحمن بن عثمان الليثي ، أن أباه عبد الرحمن بن عثمان ، قال : صحبت عمر بن الخطاب (ر) إلى مكة فأهدى له ركب من ثقيف سطيحتين من نبيذ ، والسطيحة فوق الاداوة ، ودون المزادة ، قال عبد الرحمن : فشرب عمر احداهما ، ولم يشرب الأخرى حتى اشتد ما فيه ، فذهب عمر فشرب منه ، فوجده قد اشتد ، فقال : اكسروه بالماء.

(شرح معاني الآثار حديث نمبر 6466)

:عبدالرحمٰن بن عثمان نے کہا

میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ گیا۔

قبیلہ ثقیف کے لوگوں نے عمر رضی اللہ عنہ کو نبیذ کی دو مشکیزے ہدیہ کیں۔

عبدالرحمٰن کہتے ہیں: عمر رضی اللہ عنہ نے ایک سے پیا،اور دوسری کو نہ پیا یہاں تک کہ وہ سخت ہو گئی۔

پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پیا تو پایا کہ وہ سخت ہے۔

تو فرمایا: "اسے پانی سے ملا دو۔

اس کی سند صحیح ہے مگر اس کا شراب سے دور دور تک تعلق نہیں۔ نیز ملاخذہ ہو روایت نمبر ۵۔

روایت:۱۰

وعن إبراهيم (ر) ، قال : أتى عمر (ر) بأعرابي سكران معه اداوة من نبيذ مثلث ، فأراد .... - عمر (ر) : أن يجعل له مخرجا فما أعياه الا ذهاب عقله فأمر به فحبس حتى صحا ، ثم ضربه الحد ودعا باداوته وبها نبيذ فذاقه ، فقال : أوه هذا فعل به هذا الفعل ، فصب منها في اناء ثم صب عليه الماء فشرب وسقى أصحابه ، وقال : إذا رابكم شرابكم فاكسروه بالماء ، وفيه دليل إنه ينبغي للامام أن يحتال الاسقاط الحد بشبهة يظهرها كما قال عليه الصلاة والسلام : ادرؤا الحدود بالشبهات (المبسوط - سرخسی، کتاب الاشربۃ)

ابراہیم سے مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بدوی لایا گیا جو نشے میں تھا،اس کے پاس نبیذ کا مشکیزہ بھی تھا۔

عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے کوئی عذر تلاش کرنا چاہا لیکن سوائے اس کے کہ اُس کی عقل جاتی رہی تھی، کچھ نہ ملا۔ عمرؓ نے حکم دیا کہ اُسے قید کر دیا جائے یہاں تک کہ وہ ہوش میں آیا، پھر اُس پر حد نافذ کی۔

"! پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا نبیذ منگوایا، ذائقہ چکھا اور کہا: "آہ! یہی وہ ہے جس نے اسے اس حال کو پہنچایا

پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اُس میں پانی ڈالا اور پیا اور اپنے ساتھیوں کو بھی پلایا۔

"عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "اگر تمہارے مشروب کے بارے میں شبہ ہو تو اسے پانی سے ملا لو۔

ابراہیم نخعی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایہ۔

روایت:۱۱

وروى إسرائيل ، عن أبي إسحاق ، عن الشعبي ، عن سعيد وعلقمة : أن أعرابيا شرب .... - من شراب عمر فجلده عمر الحد ، فقال الأعرابي : إنما شربت من شرابك فدعا عمر شرابه فكسره بالماء ثم شرب منه ، وقال : من رابه من شرابه شيء فليكسره بالماء ، ثم شرِب منه وقال: من رابه من شرابه شيء فليكسره بالماء ، ورواه إبراهيم النخعي ، عن عمر نحوه ، وقال فيه : إنه شرب منه .بعد ما ضرب الأعرابي

وحدثنا : أبو إسحاق ، عن عمرو بن ميمون ، قال : شهدت عمر بن الخطاب حين طعن .... - وقد أتي بالنبيذ فشربه ، قال : عجبنا من قول أبي بكر ليحيى اسكت يا صبي ، وروى إسرائيل ، عن أبي إسحاق ، عن الشعبي ، عن سعيد وعلقمة : أن أعرابيا شرب من شراب عمر فجلده عمر الحد ، فقال الأعرابي : إنما شربت من شرابك فدعا عمر شرابه فكسره بالماء ثم شرب منه ، وقال : من رابه من شرابه شيء فليكسره بالماء ورواه إبراهيم النخعي ، عن عمر نحوه ، وقال فيه : إنه .شرب منه بعد ما ضرب الأعرابي

:ابراہیم نخعی سے بھی روایت ہے کہ انہوں نے کہا

عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بدوی کو حد لگائی، پھر خود اسی مشروب کو پانی سے ملا کر پیا۔

:ابو اسحاق نے عمرو بن میمون سے روایت کی، انہوں نے کہا

میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس وقت دیکھا جب انہیں زخمی کیا گیا تھا۔ ان کے پاس نبیذ لایا گیا تو انہوں نے اسے پیا۔

"! ہم ابو بکر (راوی) کی یحییٰ سے یہ بات سن کر تعجب کرتے تھے کہ انہوں نے کہا: "چپ رہو اے لڑکے

ایک بدوی نے عمر رضی اللہ عنہ کے مشروب سے پیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد نافذ کی۔

"! اس نے کہا: "میں نے تو آپ ہی کے مشروب سے پیا تھا

: عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا مشروب منگوایا، پھر اسے پانی سے ملا دیا اور پیا، اور فرمایا

"جو اپنے مشروب کے بارے میں شک کرے، وہ اسے پانی سے ملا لے۔"

: اور ابراہیم نخعی نے بھی عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی اور کہا

عمر رضی اللہ عنہ نے بدوی کو سزا دینے کے بعد خود اسی مشروب کو پانی سے ملا کر پیا۔

الجصاص - أحكام القرآن - سورة المائدة - باب : تحريم الخمر

الجزء : (2) - رقم الصفحة : (581

ابرہیم نخعی اور علقمہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

روایت: ۱۲

هذا وروى الدارقطني في سننه : أن أعرابيا شرب من اداوة عمر نبيذا فسكر منه ، فضربه .... - الحد ، فقال الأعرابي : إنما شربته من إداوتك ، فقال عمر : إنما جلدناك بالسكر ، وروى ابن أبي شيبة في مصنفه ، عن حبان بن مخارق ، قال : بلغني أن عمر بن الخطاب (ر) سافر رجلا في سفر ، وكان صائما ، فلما أفطرا هوى إلى قربة لعمر معلقة فيه نبيذ ، فشربه ، فسكر ، فضربه عمر الحد ، فقال : إنما شربته من قربتك ، فقال له عمر (ر) : إنما جلدناك لسكرك.

: دارقطنی نے اپنی "سنن" میں روایت کیا *

ایک بدوی نے عمر رضی اللہ عنہ کی مشکیزے سے نبیذ پیا تو نشے میں ہو گیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد نافذ کی۔

"! اس نے کہا: "میں نے تو آپ ہی کی مشکیزے سے پیا تھا

"عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ہم نے تمہیں نشے کی وجہ سے کوڑے لگائے ہیں۔

: ابن ابی شیبہ نے اپنی "المصنف" میں حبان بن مخارق سے روایت کیا *

مجھے خبر پہنچی کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کے ساتھ سفر کر رہے تھے، اور وہ روزے سے تھا۔

جب اُس نے افطار کیا تو عمر رضی اللہ عنہ کی مشکیزے سے نبیذ پیا اور نشے میں ہو گیا۔

عمر رضی اللہ عنہ نے اُس پر حد نافذ کی۔

"!اس نے کہا: "میں نے تو آپ کی ہی مشکیزے سے پیا تھا

"عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ہم نے تمہیں نشے کی وجہ سے سزا دی ہے۔

شرح مسند أبي حنيفة)

شرح المسند - ذكر إسناده عن القاسم بن عبد الرحمن

((521) : الجزء : (1) - رقم الصفحة

اس روایت پر کلام گزر چکا۔

روایت: ۱۳

حدثنا ابو بكر قال: حدثنا شريك عن إبراهيم عن مجاهد قال: قال عمر: إني رجل (معجار) البطن او (مسعار) البطن، فاشرب هذا السويق (فلا) (يلائمني) ، واشرب هذا اللبن (فلا) (يلائمني) ، واشرب هذا النبيذ الشديد فيسهل بطني (مصنف ابن ابي شيبه: سعد الشثري 25440، عوامة 24350.)

حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے ارشاد فرمایا: میں ایسا آدمی ہوں جس کا پیٹ سخت رہتا ہے۔ پس میں یہ ستو پیتا ہوں تو یہ مجھے موافق نہیں آتے اور میں یہ دودھ پیتا ہوں تو یہ بھی مجھے موافق نہیں آتا۔ اور میں یہ سخت نبیذ پیتا ہوں تو یہ میرے پیٹ کو پتلا کر دیتی ہے۔

یہ روایت منقطع ہے، مجاہد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا

روایت: ۱۴

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

كنت ساقي القوم تينا وزبيبا أخلطناهما جميعا، وَكان في القوم رجل يقال له: أَبْو بَكْر رجل من كنانة فلما شرب

میں ساقی تھا، ہم لوگ انجیر اور کشمش کی شراب بناتے، قوم میں ایک شخص بنو کنانہ سے ابو بکر نام کا تھا، جب اس" "نے شراب پی لی تو۔۔۔

(مسند البزار: 7532)

سند سخت ضعیف ہے۔

مطر بن میمون متروک ہے۔(تقریب التہذیب لابن حجر: 6703)

یہاں ابو بکر نامی بنو کنانہ کے کسی فرد کا ذکر ہے، بغیر کسی دلیل کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مراد لینا غلط ہے۔

یہاں روافض کہتے ہیں کہ

:زمخشری نے لکھا ہے

حتی شربھا عمر

"سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے شراب پی لی۔" ربیع الابرار: 9/5

بے سند بات ہے،اس سے دلیل پکڑنا جائز نہیں۔

اسی طرح طبری کی روایت میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کاذکر نہیں، نیز روایت منقطع ہے،زید بن علی ابو قموص نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

ایران کے کچھ رافضیوں کی جہالت

': شراب کی حرمت نازل ہوئی توسیدنا عمر رضی اللہ نے کہا

"اللہ شراب کے بارے میں کوئی شافی وکافی بیان نازل فرمادے۔"

توسورۃ البقرہ کی آیت (219) نازل ہو گئی، پھر یہ کلمات کہے توسورۃ النساء کی آیت (43) نازل ہو گئی، پھر یہ دعا کی توسورت المائدۃ کی آیت (91) نازل ہو گئی، توسیدنا عمر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم شراب سے رک گئے۔

(مسند احمد 53/1، سنن ابی داود: 3670، سنن النسائی: 5555، سنن الترمذی: 3049)

سند ضعیف ہے۔

ابو اسحاق مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

عمرو بن شرحبیل ابو میسرہ کی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت مرسل ہوتی ہے۔

الاوسط طبرانی اور مستدرک حاکم میں اس کی متابعت ہوئی ہے، وہ سند ضعیف ہے،اس میں حماد بن حمید، جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔ نیز اس میں ابو اسحاق کی تدلیس بھی ہے۔